29مارچ بے زمین کسانوں کا عالمی دن

کسانوں اور مزدوروں، زمینوں پر قبضے اور فاشزم کے خلاف اٹھو!

پریس ریلز

تاریخ:29مارچ،2022

پاکستان کسان مزدور تحریک دیگر کسان تحریکوں، خوراک کی خود مختاری کے پیروکاروں، اور دنیا بھر میں حقیقی زرعی اصلاحات کے حامیوں کے ساتھ، اس سال بڑی کارپوریشنوں، ان کی نمائندگی کرنے والی امیر حکومتوں اور غریب ملکوں کی حکومتوں کے نئے دباؤ سے مشتعل بے زمینی کے دن کو منارہی ہے۔ جو کہ موسمیاتی تبدیلیوں کے تدارک، پائیدار خوراک کے نظام، ترقی اور نام نہاد موسمیاتی / آب وہوا دوست اسکیموں کے نام پر اپنی زمینوں پر غیر ملکی اور نجی سرمایہ کاری کے تابع کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔

یہ بات شرمناک ہے کہ کوویڈ19 وبائی مرض کے دوران بھی، پائیدار خوراک کے نظام کو فروغ دینے والی پالیسیوں کو پروان اور ان پر عمل درآمد کرنے کے بجائے، اقوام متحدہ نے براہ راست بڑے بڑے بزنس پلیٹ فارمز اور کارپوریشنز کے ساتھ مل کر زرعی پیداوار کے صنعتی وکیمیائی طریقوں کو جان بوجھ کر پروان چڑھایا۔

کارپوریٹ فارمنگ، بشمول ڈیری اور لائیو سٹاک کے شعبے میں چھوٹے اور بے زمین کسانوں کو ان کی آبادیوں اور روزگار سے بے دخل کرنے کے ذمہ دار ہے۔ چھوٹے اور بے زمین کسانوں کو فروغ دینے کے بجائے جو زرعی پیداوار کے روایتی پائیدار طریقوں پر عمل کرتے ہیں، ہماری حکومت آزاد منڈی قوتوں کو زمین، مویشیوں، خوراک کی پیداوار کے ساتھ ساتھ منڈیوں پر مکمل قبضہ کرنے کی اجازت دے رہی ہے۔ اس کی ایک اہم مثال پیور فوڈ اتھارٹی ہے جو چھوٹے اور بے زمین کسانوں سے تازہ دودھ کے شعبے پر اختیار چھین کر نیسلے اور فریز لینڈ کیمپینا جیسی بڑی کارپوریشنوں کو دے رہی ہے۔

پیپسی کو جیسی دیوہیکل کارپوریشنز 20,000 ایکڑ سے زیادہ اراضی پر آلو پیدا کر رہی ہیں جس کے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ زرعی مزدور بھوک کو فروغ دینے والی اجرت پر کام کرنے پر مجبور ہیں۔ خوراک کی پیداوار کے نظام کی ڈیجیٹلائزیشن، جس کی مثال پاکستان کسان کارڈ ہے تجارتی لبرلائزیشن کا ایک خطرناک عنصر ہے جو نہ صرف زرعی کیمیائی کارپوریشنوں بلکہ مالیاتی اور آئی ٹی کارپوریشنوں کو بھی ہماری زراعت پر قبضہ کرنے کی جگہ دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ گنے کی پیداوار میں اضافہ، جو ایک اہم بائیوفیول اینددھن کی فصل ہے نے بے زمین کسانوں کو بے تحاشہ بھوک اور غربت کی چکی میں پیس دیا ہے۔ بے زمین عورت مزدور کو صرف اپنے جانوروں کے لیے چارے تک رسائی حاصل کرنے کے لیے گنے کی کٹائی کی سخت محنت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ گنے کی کاشت کی وجہ سے گندم جیسی اہم غذائی فصلیں بہت زیادہ متاثر ہو رہی ہیں۔ منافع کے متلاشی کارپوریشنوں کو ہمارا ریاستی نظام جو کہ زیادہ تر جاگیردار طبقے کے زیر قبضہ ہے، کو پوری طرح سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

سامراجی بین الاقوامی مالیاتی نظام بالخصوص بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے ایسی بھیانک شرائط عائد کی ہیں جن کی بنیاد پر چھوٹے اور بے زمین کسان، خواتین اور محنت کش طبقے کو غربت اور بھوک کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ زرعی پیداوار کی انتہائی زیادہ لاگت چھوٹے کسانوں کے لئے بے روزگاری کا باعث بن رہی ہے، بہت سے کسانوں کو بے دخلی کا سامنا ہے اور وہ اپنی زمینوں کو اونے پونے قیمتوں پر بیچنے پر مجبور ہیں۔

عالمی طاقتوں کے مفادات کی طرف سے ہونے والی جنگیں اور تنازعات کوویڈ19 کی موجودگی کے باوجود جاری ہیں۔ مثال کے طور پر، یوکرین میں میں جاری جنگ جو امریکہ اور روس کی آپس کی سامراجی جنگ ہے، عالمی سطح پر بھوک اور خوراک کے عدم تحفظ کی پہلے سے ہی انتہائی سنگین صورتحال کو بڑھا رہی ہے۔ سماجی ناہمواریوں کی وجہ سے دنیا بھر کی بگڑتی ہوئی سماجی و اقتصادی حالت کے تحت حکمران طبقہ بڑے پیمانے پر سماجی و سیاسی بے چینی کے درمیان اپنی طاقت کو برقرار رکھنے کے لیے فاشسٹ رویے اور آمرانہ اقدامات کا سہارا لے رہے ہیں۔

Secretariat: A-1, 1st Floor, Block No 2, Gulshan-e-Iqbal Karachi, Ph: +92-21-34813320
https://pkmt.noblogs.org/

پی کے ایم ٹی چھوٹے اور بے زمین کسانوں، محنت کش طبقے کے حقوق کے لیے اپنی لڑائی میں مضبوط کھڑا ہے۔ ہم خوراک کی خود مختاری کے لیے جدوجہد جاری رکھیں گے، جس میں زمینوں کی منصفانہ اور مساویانہ تقسیم کے ساتھ ساتھ اپنا بیج اگائیں گے کمپنیوں کو بھگائیں گے کے مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے عوام کے ساتھ اپنی یکجہتی کو مضبوط کریں گے اور زمین اور وسائل اور ایک صحت مند سیارے پر لوگوں کے حقوق کی بنیاد پر پائیدار خوراک کے نظام کو فروغ دیتے ہوئے ہر قسم کے جاگیر دارانہ و سرمایایہ درانہ نظام اور کارپوریٹ قبضے کو بے نقاب کرتے رہیں گے۔ ہم پر عزم ہے ان تمام مسائل کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

جاری کردہ: پاکستان کسان مزدور تحریک؛03135576565